اسلامی قانون-آج کے جنوبی ایشیاء میں*

گریگوری سی کوز لوسکی

بنگلہ دیش، بھارت اور پاکستان میں اسلامی قانون کی بحث یا تو دور رسالت تک جا پہنچتی ہے یا ماضی قریب کے خواتین اور اقلیتوں کے حقوق سے متعلق بعض اہم مقدمات تک آ جاتی ہے۔ گزشتہ سوڈیڑھ سو سالوں میں اسلامی قانون نے ریاست، احیائی تحریکوں اور مقامی رسوم ورواج کے زیر اثر متعدد راہیں متعین کی ہیں۔ پاکستان میں جو اسلامی ریاست ہونے کا دعویدار ہے ضیاء الحق کے دور تک وہی صورتحال رہی جو ۱۹۴۷ء میں تھی۔

پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت ریاستی ادارہ ہے۔ بیشتر جج برطانوی نظام کے تربیت یافتہ ہیں اور انہوں نے شریعت کی روایتی تعلیم حاصل نہیں کی ہے۔ اس عدالت نے رجم کے حق میں علماء کی اکثریت کی رائے کے خلاف کوڑے لگانے کی اقلیتی رائے کو اختیار کیا۔ قطع ید کی سزا کا تا حال کسی پر اطلاق نہیں ہوا۔

شریعت کا مفہوم قانون سے زیادہ ہے۔ یہ زندگی کے ہر پہلو کے بارے میں رہنمائی دیتی ہے۔ فقہ متعین صورتحال میں شریعت کے اطلاق کا نام ہے۔ یہ علماء کے فتووں سے تشکیل پاتا ہے۔ پاک وہند میں عموماً حنفی علماء رہے ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری، احناف کی مستند کتاب ہے۔
اس میں مختلف آراء ساتھ ساتھ جمع کردی گئی ہیں۔ شاہ ولی اللہؒ کسی ایک مسلک کے غلبے کے خلاف تھے۔ اگر تغیر شدہ حالات میں، مالکیؒ، حنبلی یا شافعی مسلک زیادہ مناسب ہو تو مسلمانوں کو حنفی رہتے ہوئے بھی ان میں سے کسی کو اختیار کر لینا چاہیے۔ ۱۸۵۷ء کے بعد یہ تبدیلی آئی کہ علماء

*Gregory C. Kozlowski, "Islamic Law in Contemporary South Asia", *The Muslim World*, LXXXVII: 3-4 (July - October 1997), pp. 221 - 234
(تلخیص: پروفیسر مسلم سجاد)

نے اپنے اپنے مسلک سے گہری وابستگی پیدا کر لی۔ اہلحدیث اور بریلوی بھی سامنے آئے۔ سبھی مسلکوں کی کتب فتاویٰ شائع شدہ موجود ہیں۔

جنوبی ایشیاء میں پاکستان کا شریعت بنچ وہ واحد ادارہ ہے جہاں علماء کے فتووں کو تسلیم کیا جانا چاہیے۔ لیکن یہاں بھی انہیں زیادہ تر تسلیم نہیں کیا جاتا۔ خود حکومت شریعت بنچ کے فیصلوں کو نظرانداز کر دیتی ہے جیسے کہ سود کے بارے میں ۱۹۸۹ء کا فیصلہ۔

- پاکستان کی وفاقی شرعی عدالت نے رجم کے حق میں علماء کی اکثریت کی رائے کے خلاف کوڑے لگانے کی اقلیتی رائے کو اختیار کیا۔
- پاک و ہند میں علماء عموماً حنفی رہے ہیں۔
- پاکستان کا شریعت بنچ بھی علماء کے فتوؤں کو اکثر تسلیم نہیں کرتا۔
- لوگ صوفیاء اور پیروں سے معلومات حاصل کر کے شریعت کی پیروی کرتے ہیں۔
- سرکاری طور پر نافذ اسلامی قوانین اور شریعت میں تضاد ہے۔

عموماً شریعت کی نوعیت سرکاری طور پر نافذ اسلامی قانون کے خلاف احتجاج کی ہوتی ہے۔ بھارت میں اور پاکستان میں یہی صورتحال ہے۔ بریلویوں نے فتویٰ دیا ہے کہ صرف وہی مسلمان ہیں اور حکومت دوسروں کے ہاتھ میں ہے اس لئے وہ حکومت پاکستان کے قوانین کے پابند نہیں ہیں۔ اسی طرح زکوٰۃ کے نفاذ کے وقت اہل تشیع نے اپنے کو مستثنیٰ کرالیا۔

مختلف علاقوں میں لوگ مقامی طور پر علماء، صوفیاء اور پیروں سے معلومات حاصل کر کے شریعت کی پیروی کرتے ہیں۔ سرکاری طور پر نافذ اسلامی قوانین اور شریعت میں جو تضادات ہیں ان کی وجہ یہ ہے کہ یہاں کی حکومتیں ان ہزاروں چھوٹے چھوٹے معاشروں کو ختم نہیں کر سکیں جہاں اسلام کی تعلیمات پر عمل ہوتا ہے۔

اسلامی قانون، شریعت اور فقہ کے بارے میں ایک نقطۂ نظر مولانا سید ابوالاعلیٰ مودودی اور جماعت اسلامی کا ہے۔ وہ حکومت اور علماء دونوں کے ناقد ہیں۔ انہیں جنرل ضیاء کے نیم دلانہ اور سمجھوتے کرنے والے اقدامات سے بھی مایوسی ہوئی۔ ان کے نظریے کے مطابق حقیقی اسلامی قانون، اسلامی نظام کے قیام کے نتیجے میں ظاہر ہوگا۔ جماعت اسلامی اور دوسری احیائی تحریکیں

اپنے ملکوں کے اسلامی قوانین کی مخالف ہیں۔ان کی کشش کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ ابھی تک انہیں عمل کی کسوٹی پر نہیں پرکھا گیا۔

ایرانی انقلاب اور سویت یونین کا زوال موجودہ جدید دور کا اختتام قرار دیا جا سکتا ہے۔قومی ریاستیں جو انیسویں اور بیسویں صدی کا سب سے مضبوط ادارہ تھیں اب منتشر ہو سکتی ہیں۔ بھارت میں تو مسلمانوں کے پاس کوئی متبادل نہیں، پاکستان ہر وقت کئی نئی ریاستوں میں تقسیم ہوتا ہوا نظر آتا ہے۔

ایک جدید ریاست اور قدیم مذہبی آبادی کے درمیان تضادات دراصل ایک جیسی اجتماعی، ثقافتی، سیاسی، اقتصادی اور مذہبی قوتوں کے مختلف تناسب میں ملنے سے ابھرتے ہیں۔ متعدد اسلامی قوانین ان دونوں کے تقاضوں کے غیر واضح ہونے کا مظہر ہیں۔جنوبی ایشیاء میں مسلم قانون کی تاریخ کا یہ مرحلہ باہمی سرحدات ختم ہونے کا، لیکن حقیقی اختلافات برقرار رہنے کا مرحلہ ہے۔

[مضمون کے مصنف ڈی پال یونیورسٹی شکاگو میں تاریخ کے استاد ہیں]